



سوال

(530) بیمار ماں کی طرف سے بیٹی کا حج کے اعمال پورے کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ سالوں میں ہم حج کے لیے گئے تو ہمارے ساتھ ایک بوڑھی خاتون تھی جو خاصی بیمار تھی۔ اس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ ہم لوگوں نے پہلے عمرے کا احرام باندھا کہ بعد میں حج کا احرام باندھیں گے۔ جب ہم حرم میں پہنچے تو اللہ کی قدرت، بڑھیا اپنا طواف پورا نہ کر سکی اور پھر صفا و مروہ کی سعی بھی نہیں کی کیونکہ وہ بیمار تھی اور ازدحام بہت زیادہ تھا۔ پھر ہم لوگ منیٰ اور عرفات گئے، اور اس بڑھیا نے بھی تمام اعمال حج پورے کیے سوائے طواف و داع کے، اور اس کی بیٹی نے بھی اپنی ماں کی طرح ہی کیا، تو کیا اس کا حج صحیح ہے، یا اس پر کچھ لازم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس عورت سے جو کچھ ہوا، اس پر کچھ نہیں ہے۔ اس سے یہی ہوا ہے کہ اس نے حج کو عمرے پر داخل کر دیا ہے اور اس طرح وہ قرآن والی ہو گئی اور قرآن والے کے لیے ایک طواف اور ایک سعی ہی ہے، اور یہ طواف و سعی حج اور عمرے دونوں کے لیے کافی ہے۔ اور اس کی بیٹی نے جو اپنی ماں کی طرح کیا ہے تو اس کا حکم بھی اس کی ماں جیسا ہے۔ البتہ طواف و داع کرنا ضروری تھا، خواہ اسے گردنوں پر اٹھا کر لایا جاتا، اور اس طواف میں سعی نہیں ہوتی۔ چونکہ ان دونوں نے طواف و داع نہیں کیا ہے تو ان دونوں کے ذمے فدیہ ہے۔ ان کی طرف سے مکہ میں قربانی کی جائے جو یہاں کے فقراء میں تقسیم ہو۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 389



محدث فتویٰ